Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۶۹۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

دو ھفتہ

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ ۔ ۱۵ ذیقعد ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۹ اخاء ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء ۔ نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اخاء ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے ، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

خالصۃً روحانی ، دینی ، اخلاقی اور علمی اغراض کے ماتحت ذکرِ الٰہی اور انابت الی اللہ کے ماحول میں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بابرکت سالانہ اجتماع مرکزِ سلسلہ احمدیہ ربوہ میں شروع ہو گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے اجتماعی دعا اور بصیرت افروز خطاب سے اس کا افتتاح فرمایا

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت کے ماتحت مہدی موعود کا ایک ہزار سال کا موجودہ زمانہ ہر اعتبار سے خیر و برکت کا دور ہے

موجودہ زمانہ کے انسانی مسائل کے سلسلے میں قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اسے سمجھنے کیلئے کتب حضرت مسیح موعودؑ کا مطالعہ از حد ضروری ہے

ربوہ ۲۸ اخاء ۱۳۵۶ ہش (مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۷ء) آج بروز جمعۃ المبارک مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بابرکت سہ روزہ سالانہ اجتماع تین سال کے وقفہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دعاؤں اور انابت الی اللہ کے مخصوص ماحول میں خالصۃً روحانی ، دینی ، اخلاقی اور علمی اغراض کے ماتحت مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شروع ہو گیا ۔ اجتماع کا افتتاح ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر اجتماعی دعا اور ایک نہایت بصیرت افروز خطاب کے ساتھ فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی آخری اور مکمل ترین کتاب یعنی قرآن مجید کا اثر چونکہ قیامت تک ممتد ہے اس لئے اس میں قیامت تک کے تمام انسانی مسائل کا حل اور اس کی ضروریات کو ملحوظ رکھا گیا ہے لیکن یہ حل ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق خدا کے ان مطہر بندوں پر کھولا جاتا ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو فنا کر دیتے ہیں ۔

حضور نے بتایا کہ آج ہم جس زمانہ میں سے گذر رہے ہیں وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارات کے مطابق آپ کے موعود مہدی اور مسیح کا زمانہ ہے جو کہ ایک ہزار سال تک ممتد ہے ۔ اِس لئے اس دور میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی ان تمام برکات کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں حاصل ہوتی ہیں اس مہدی موعود کے ساتھ بھی وابستہ کر دیا ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور کامل اتباع کے نتیجہ میں مبعوث ہوا اور جس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے وہ اسرار کھولے جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتے تھے اور جن کا اس زمانہ کے ساتھ خاص تعلق ہے ۔ ان اسرار کا علم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر احمدی گھرانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب موجود ہوں اور پھر ان کتب کے مطالعہ اور انہیں سننے کا باقاعدہ انتظام ہو ۔ انصار اللہ کے جملہ اراکین چونکہ احمدی خاندانوں کے باپ ہیں اِس لئے اس سلسلہ میں ان پر خاص ذمہ داری عائد ہوتی ہے ۔ آخر میں حضور نے اس امر پر زور دیا کہ تخلقوا باخلاق اللہ کے ماتحت ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اُوپر چڑھا کر اسلامی تعلیم کا سچا نمونہ دُنیا کے سامنے پیش کرنا چاہیئے ۔ حضور کا یہ ایمان افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا ۔

انصار اللہ کا یہ مرکزی سہ روزہ سالانہ اجتماع حسب سابق دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے وسیع لان میں خوبصورت شامیانوں اور قناتوں سے تیار کردہ پنڈال میں منعقد ہو رہا ہے ۔ چونکہ یہ اجتماع تین سال کے وقفہ کے بعد منعقد ہو رہا ہے اِس لئے انصار اللہ صاحبان ملک کے طول و عرض سے بڑی کثرت کے ساتھ اِس میں شرکت کے لئے تشریف لائے ہیں ۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے سہ پہر بذریعہ کار مقامِ اجتماع میں تشریف لائے جونہی حضور کی کار سٹیج کے دروازہ کے سامنے آکر رکی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا جب حضور سٹیج پر تشریف لائے تو جملہ حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کیا ۔ حضور کے صدر جگہ پر رونق افروز ہونے کے بعد افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کہ سرگودہا کے مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب نے کی ۔ تلاوت کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد انصار اللہ نے کھڑے ہو کر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں اپنا عہد دوہرایا ۔ دعا اور عہد دہرانے کے بعد حضور نے اپنا بصیرت افروز افتتاحی خطاب شروع فرمایا جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ تین سال کے وقفہ کے بعد چوتھے سال میں اُس نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم معمول کے مطابق اپنا یہ سہ روزہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں ۔ ۱۹۷۴ء ، ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء کے تین سالوں میں ہمارے لئے غیر معمولی حالات پیدا کر دیئے گئے تھے جن کی وجہ سے ہم معمول کے مطابق یہ اجتماع نہ کر سکے اب حالات معمول پر آ رہے ہیں خدا کرے کہ ہمارے ملک کے سارے حالات ہی معمول پر آجائیں اور ملک میں امن اور استحکام کے سامان پیدا ہو جائیں ۔ آمین ۔

حضور نے فرمایا ہمارا یہ اجتماع خالصۃً روحانی ، دینی اور اخلاقی اغراض کے ماتحت منعقد ہوتا ہے گو اس کے کچھ پروگرام جسمانی اور ذہنی نشوونما کے لئے بھی ہوتے ہیں لیکن ان کی حیثیت ضمنی اور ذیلی ہوتی ہے ۔ یہ اجتماع

(باقی صفحہ ۶ پر)

ولادت باسعادت

بتاریخ ۲۷ اکتوبر بروز جمعرات اللہ تعالیٰ نے محترمہ صاحبزادی امۃ الولی صاحبہ اور مکرم میاں شکیل احمد صاحب کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ۔ نومولود محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب (ابن حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ) کا نواسہ اور محترم میاں شریف احمد صاحب (ابن حضرت ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب مرحوم) کا پوتا ہے ۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی با اقبال اور باصحت زندگی دے اور اسے نیک خادم دین اور والدین اور خاندان کیلئے قرۃ العین بنائے ۔

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبد الحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ اخاء ۱۳۵۶ ہش
۲۹ اکتوبر ۱۹۷۷ء

حقیقی اور کامل نیکی کی قرآنی تعریف

بعض لوگ ایک آدھ نیکی بجالا کر اپنے آپ کو نیک سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ معمولی سی نیکی بجالا کر بڑا تیر مارا ہے اور یہ کہ ان کی بخشش کیلئے یہ ایک آدھ نیکی ہی کافی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو غلطی خوردہ قرار دے کر ان کے اس خیال کی بہت پُرزور الفاظ میں تردید فرمائی ہے اور واضح فرمایا ہے کہ جب تک انسان اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہوئے تمام احکام پر عمل پیرا نہ ہو اور خاص تعہد کے ساتھ ساری ہی نیکیاں نہ بجالائے اُس وقت تک عنداللہ وہ نیک شمار نہیں ہو سکتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ ان کی باطنی حقیقت کو پانے اور اس پر پورا اُترنے پر بھی بہت زور دیا ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ جب تک انسان نیکیاں بجالانے میں ان کی باطنی حقیقت اور علّتِ غائی کو پورا کرنے والا نہ بنے اُس وقت تک اُس کے نیک اعمال کا مثمر بثمرات ہونا ممکن نہیں ہوتا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے غلطی خوردہ لوگوں کی خام خیالی اور کھلی کھلی گمراہی کا ذکر کرتے اور یہ واضح کرتے ہوئے کہ حقیقی نیکی سے کیا مراد ہے فرماتا ہے:۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَ
الْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ
وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ
الضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ○ (البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ:۔ تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ، روزِ آخرت، ملائکہ، (الٰہی) کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لایا۔ اور اُس (یعنی اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوالیوں کو نیز غلاموں (کی آزادی) کے لئے اپنا مال دیا اور نماز کو قائم رکھا اور زکوٰۃ کو ادا کیا۔ اور اپنے عہدوں کو جب بھی کوئی عہد کرلیں پورا کرنے والے اور (خاص کر) تنگی اور بیماری میں اور جنگ کے وقت برداشت سے کام لینے والے (کامل نیک ہیں)۔ یہی لوگ ہیں جو (اپنے قول کے) سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے دراصل یہ باور کرایا ہے کہ کوئی ایک آدھ نیکی کرنے سے آدمی نیک نہیں بن سکتا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے نیکی کی بہت جامع اور ہمہ گیر تعریف بیان فرمائی اور تفصیل سے واضح کیا ہے کہ عنداللہ نیک شمار ہونے کے لئے کن کن باتوں پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اِن سب باتوں کو اُس نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلے حصہ کا تعلق ایمانیات سے ہے جیسا کہ فرمایا اللہ، روزِ آخرت، ملائکہ، کتاب اور سب نبیوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایمان اور عقائد میں پختگی کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرے حصہ میں اعمالِ صالحہ کا ذکر کیا ہے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر ان میں سے بھی پہلے حقوق العباد کا ذکر کیا ہے اور ان کے بعد حقوق اللہ کا۔ چنانچہ رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں، سوالیوں اور غلاموں (کی رہائی وغیرہ) پر اپنا مال خرچ کرنے کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ اور اسی طرح اقامۃ الصّلوٰۃ، ادائیگی زکوٰۃ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے عہدوں کے ایفاء کا تعلق حقوق اللہ سے ہے۔ تیسرے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے اور ان میں سے گزرنے کے دوران بھی ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے نیز حقوق العباد اور حقوق اللہ کو خاص تعہد سے ادا کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔

سو اس آیت کی رُو سے حقیقی اور کامل نیکی اِس چیز کا نام ہے کہ انسان عقائد اور ایمان میں پختہ ہو، جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کمال مستعدی اور تعہد کے ساتھ ادا کرے اور اس پر مستزاد یہ کہ ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں بھی ایمان اور اعمالِ صالحہ کے لحاظ سے اپنے پائے ثبات میں کوئی لغزش نہ آنے دے یعنی عُسر اور یُسر دونوں حالتوں میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا کامل فرمانبردار اور اطاعت گزار ثابت کرے۔ اب اگر دیکھا جائے تو کامل نیکی کی یہ جامع اور ہمہ گیر تعریف جملہ شرعی احکام پر محیط ہے۔ کوئی ایک خدائی حکم بھی ایسا نہیں جس کی بجا آوری اس کی رُو سے لازم نہ آتی ہو۔ حقیقی اور کامل نیکی اسی کا نام ہے کہ انسان ہر حکم بجالائے اور کسی ایک حکم کی بھی خلاف ورزی کا مرتکب نہ ہو۔ اس سے اُن لوگوں کا جو ایک آدھ نیکی بجالا کر اپنے آپ کو نیک سمجھنے لگ جاتے ہیں غلطی خوردہ ہونا کسی دلیل کا محتاج نہیں رہتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

"یاد رکھو قرآن کریم میں پانسو کے قریب حکم ہیں اور اس نے تمہارے ہر ایک عضو اور ہر ایک قوّت اور ہر ایک وضع اور ہر ایک حالت اور ہر ایک عمر اور ہر ایک مرتبۂ فہم اور مرتبۂ فطرت اور مرتبۂ سلوک اور مرتبۂ انفراد اور اجتماع کے لحاظ سے ایک نورانی دعوت تمہاری کی ہے سو تم اس دعوت کو شکر کے ساتھ قبول کرو اور جس قدر کھانے تمہارے لئے تیار کئے گئے ہیں وہ سارے کھاؤ اور سب سے فائدہ حاصل کرو۔ جو شخص ان سب حکموں میں سے ایک کو بھی ٹالتا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ عدالت کے دن مؤاخذہ کے لائق ہوگا۔"

(ازالۂ اوہام)

پھر مذکورہ بالا آیت میں اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ کہہ کر اس طرف اشارہ فرمایا کہ ان سب نیکیوں کا تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہونا ضروری ہے اس کے بغیر نیکیاں اپنے کمال تک نہیں پہنچ سکتیں اور وہ غرض پوری نہیں ہو سکتی جس کے تحت جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد پر حاوی یہ سب نیکیاں بجالانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس غرض کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیالی ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے۔"

(ازالۂ اوہام)

الغرض حقیقی اور کامل نیکی یہ ہے کہ انسان قرآن مجید کے جملہ احکام پر بدل و جان عمل پیرا ہو۔ کوئی ایک حکم بھی ایسا نہ ہو جس کی خلاف ورزی کی جائے بلکہ ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہو کر اور جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کر کے ایک طرف اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرے اور دوسری طرف مخلوقِ خدا کی سچی خدمت بجالائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۸ کی تفسیر کے تحت حقیقی اور کامل نیکی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"کامل نیکی صرف مادی فتوحات (اور کامیابیوں) کا نام نہیں بلکہ کامل نیکی نام ہے اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر اور ملائکہ پر اور قرآن کریم پر اور تمام نبیوں پر سچے دل سے ایمان لانے کا۔ اور کامل نیکی نام ہے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں اور غلاموں کی آزادی کے لئے اپنے اموال خرچ کرنے کا۔ اسی طرح کامل نیکی نام ہے نمازیں قائم کرنے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور اپنے عہدوں کو پورا کرنے کا۔ اور (اسی طرح کامل نیکی نام ہے) مالی مشکلات اور بیماریوں اور جنگ میں صبر اور استقامت سے کام لینے کا۔ (چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بیشک دنیوی فتوحات بھی حاصل کرو مگر اس بات کو مت بھولو کہ صرف ملکوں پر غلبہ حاصل کرنا تمہارا مقصود نہیں بلکہ تمہارا مقصد اللہ تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنا اور اس کی مخلوق کی سچی خدمت کرنا ہے اور یہی وہ غرض ہے جو ہر وقت تمہارے سامنے رہنی چاہیئے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۳۵۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کے نزدیک نجات

مکرم عبد الباسط صاحب طارق بٹ ۔ گوجرہ

دنیا میں مذاہب مختلفہ کی غرض نجات حاصل کرنا ہے۔ البتہ ہر مذہب کا پیرو نجات کے متعلق مختلف عقائد رکھتا ہے۔ مثلاً عیسائیوں کے نزدیک نجات سے یہ مراد ہے کہ گناہوں کے مواخذہ سے چھٹکارا مل جائے یا یہ کہتے ہیں کہ گناہ کی طاقت سلب ہو جائے۔

آریہ حضرات کے نزدیک کوئی دائمی اور حقیقی نجات حاصل ہی نہیں کر سکتا۔ ان کے نزدیک گنہگار انسان مرنے کے بعد قسما قسم اور مختلف جونوں میں دنیا میں واپس بھیجا جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ کتے، بھینس، گدھے، بیل یا ہر قسم کے حیوانات، جمادات و نباتات انسانی ارواح ہی ہیں جو کہ اپنے گناہوں کی پاداش میں واپس بھیجی گئی ہیں۔ گویا سارا کارخانہ عالم گناہوں کے زور سے چل رہا ہے اور اگر کسی کو ان جونوں اور بار بار جنم سے نجات مل بھی جائے تو وہ عارضی اور وقتی ہوگی۔ ایک وقت ان کو پھر واپس دنیا میں بھیجا جاتا ہے اور شاید یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اگر ساری ارواح نے ابدی نجات حاصل کر لی تو پھر کارخانہ عالم ختم ہو جائے گا۔

عیسائی حضرات اپنی نجات کا باعث ایک مقدس و مطہر نبی یعنی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت کو قرار دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے گناہ کیا اور وہ گناہ نسلاً بعد نسل بنی نوع انسان میں چلا آرہا تھا۔ چنانچہ حضرت مسیح نے اپنا خون دے کر اپنے متبعین کو گناہوں کے مواخذہ سے نجات دے دی ہے۔ یہ عقیدہ ایسا ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اس دنیا میں انسان کبھی بھی خوشحال زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور جب یہاں پُرامن اور اطمینان بخش زندگی میسر نہیں آسکتی تو مرنے کے بعد دوسری زندگی کا خیال خام ہے۔ کیونکہ دراصل اُخروی زندگی دنیاوی زندگی کا پرتو ہوگی۔ اس دنیا میں اس عقیدہ کی رو سے اس لئے امن بخش زندگی میسر نہیں آسکتی کہ عقیدہ کفارہ مؤاخذہ گناہ سے نجات کا وعدہ دے کر ایک عیسائی کو ہر کام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ پس جب اس عزیز و قدیر، سمیع و بصیر ہستی کی گرفت اور عذاب کا خوف نہیں تو پھر ایک مسیحی معاشرہ کے لعن و طعن اور قانون ملکی کی گرفت سے بچ بچاؤ اختیار کر کے ہر کام کر سکتا ہے لیکن ایسے جرائم کے ارتکاب کے بعد وہ ہر وقت قانونی گرفت سے بچنے کے لئے حیران و سرگرداں رہے گا اور اس طرح وہ جیتے جی جہنم میں ہوگا۔

باقی رہا ان کا یہ کہنا کہ گناہ کی طاقت سلب ہو جاتی ہے۔ یہ نرا دعویٰ ہے خصوصاً مسیحی ممالک میں عیسائی پے راہ روی کا سلسلہ اس کی کھلی تردید ہے۔ اگر کوئی مسیحی ایسا بھی مل جائے جس میں جرم کی طاقت نہ ہو یا گناہ نہ کر سکتا ہو تو اس کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ مثلاً بزدلی، کمزوری، قانون شکنی کا ڈر۔ اسی صورت میں یہی مثال صادق آئے گی۔ پہنچ نہ سکے تھو کوڑی۔

پھر اس لحاظ سے نجات مسیحیوں سے خاص نہ ہوگی بلکہ سینکڑوں ہزاروں لاکھوں غیر مسیحی بھی ان کے ساتھ ہوں گے۔ کم از کم پچاس سال کی عمر کے بعد تو سب اس لحاظ سے جرائم سے سبکدوش ہو جاتے ہیں ع

"وقتِ پیری گرگِ ظالم میشود پرہیزگار"

اس لحاظ سے نجات عیسائیت سے خاص نہ ہوگی۔

موجودہ عیسائیت میں نجات کا یہ تصور کہ گناہوں کا مواخذہ نہ ہوگا۔ کوئی قابل رشک مقام نہیں اور نہ ہی خدا تعالیٰ سے اس کے تعلق کا ثبوت ہے جیسے بادشاہ وقت کا کسی مجرم کو اس کے جرم کی سزا نہ دینا اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہ بادشاہ کا مقرب اور مصاحب بن گیا ہے۔ پس گناہ نہ کرنا یا اس کے مؤاخذہ سے بچ جانا کوئی قابل رشک مقام نہ ہوا۔

اسلام اس سے بڑھ کر نجات کا تصور پیش کرتا ہے جو دلوں میں امنگ پیدا کرتا ہے اس کے دل کش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اسی دنیا میں اپنے ساتھ نجات کا ثبوت رکھتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے سے انسان خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔

اسلام کہتا ہے کہ جو شخص باوجود طاقت اور موقعہ کے محض خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے احکام کا احترام کرتے ہوئے گناہ نہیں کرتا وہ نیکیوں میں ترقی کرتا اور خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتا ہے اور اس کے حق و صداقت کو آگے پھیلاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور اسے بشارت سناتا ہے اس پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

"اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَیَّنُوْا فَاُولٰٓئِکَ اَتُوْبُ عَلَیْهِمْ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ"

یعنی جن لوگوں نے توبہ کر لی یعنی گناہوں کو چھوڑ دیا اور اصلاح کر لی یعنی نیکیوں کی طرف بڑھے اور ترقی کی اور کھول کھول کر بیان کیا یعنی احکام الٰہیہ کی تبلیغ کی ایسے لوگوں پر میں رجوع برحمت ہوں گا اور میں رجوع برحمت ہونے والا یعنی ایسی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہوں۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ"

(حٰمٓ سجدہ: ع)

کہ جن لوگوں نے یہ اقرار کیا کہ ہمارا ایک رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کی تو ان پر فرشتے نازل ہوں گے اور ان کو امن و امان کی خوشخبری سنائیں گے آگے فرمایا اور یہ سلسلہ دونوں جہانوں میں جاری رہے گا۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دراصل نجات اس دائمی خوشحالی کے حصول کا نام ہے جس کی بھوک اور پیاس انسانی فطرت کو لگادی گئی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی ذاتی محبت اور اس کی پوری معرفت اور اس کے پورے تعلق کے بعد حاصل ہوتی ہے جس میں شرط یہ ہے کہ دونوں طرف سے محبت جوش مارے۔" (چشمہ مسیحی ص ۳۱)

نیز فرماتے ہیں:۔

"بڑی ضرورت نجات کے لئے محبت الٰہی ہے۔ یہ بات نہایت واضح اور بدیہی ہے کہ کوئی شخص اپنے محبت کرنے والے کو عذاب نہیں دینا چاہتا بلکہ محبت، محبت کو جذب کرتی ہے اور اپنی طرف کھینچتی ہے" (چشمہ مسیحی ص ۶۲)

پھر فرمایا:۔

"محبت عجیب چیز ہے اس کی آگ گناہوں کی آگ کو جلاتی اور معصیت کے شعلہ کو بھسم کر دیتی ہے۔ سچی اور ذاتی اور کامل محبت کے ساتھ عذاب جمع ہو ہی نہیں سکتا اور سچی محبت کے علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب سے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے اور بُعد اور دوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر، خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے بلکہ وہ ایک ادنیٰ غفلت اور ادنیٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔" (چشمہ مسیحی ص ۶۳-۶۴)

نیز فرمایا:۔

"جب انسان کمال درجہ تک اپنی محبت کو پہنچاتا ہے اور محبت کی آگ سے اپنے جذبات نفسانیت کو جلا دیتا ہے تو ایک دفعہ ایک شعلہ کی طرح خدا تعالیٰ کی محبت جو خدا تعالیٰ اس سے کرتا ہے اس کے دل پر گرتی ہے اور اس کو سفلی زندگی کے گندوں سے باہر لے آتی ہے اور خدائے حیّ و قیوم کی پاکیزگی کا رنگ اس کے نفس پر چڑھ جاتا ہے بلکہ تمام صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر اس کو حصہ ملتا ہے تب وہ تجلیات الٰہیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور جو کچھ ربوبیت کے ازلی خزانہ میں مکتوم و مستور ہے اس کے ذریعہ سے وہ اسرار دنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔" (چشمہ مسیحی ص ۶۵-۶۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاقِ فاضلہ

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر۔ مربی سلسلہ

دشمن کے لئے دعا:

حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جائے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے۔ حضرت عمرؓ اسی سے مسلمان ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے لئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اس لئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہیئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہیئے۔ شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں اور سکھاتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۹۷، ۹۸)

فرمایا:۔

"میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں تو اپنے دشمن کا بھی سب سے بڑھ کر خیر خواہ ہوں کوئی میری باتوں کو سنے بھی۔" (ایضاً صـ۱۰۱)

مہمان نوازی:

منشی عبدالحق صاحب جو کہ عیسائی تھے انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات پڑھیں اور پھر حضرت اقدس کی خدمت میں خط لکھا کہ وہ اسلام کی حقانیت اور صداقت کو عملی رنگ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس پر حضورؑ نے ان کو لکھ بھیجا کہ وہ کم از کم دو مہینہ تک قادیان میں آکر رہیں۔ چنانچہ منشی عبدالحق صاحب ۲۲ دسمبر ۱۹۰۱ء کو بعد دوپہر یہاں قادیان آئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گفتگو ہوئی اور اسلام کے متعلق حضورؑ نے بڑی تفصیل کے ساتھ انہیں آگاہ فرمایا۔ آپؑ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:۔

"آپ ہمارے مہمان ہیں اور مہمان آرام وہی پا سکتا ہے جو بے تکلف ہو لیں آپ کو جس چیز کی ضرورت ہو مجھے بے تکلف کہدیں۔"

پھر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"دیکھو یہ ہمارے مہمان ہیں اور تم میں سے ہر ایک مناسب ہے کہ ان سے پورے اخلاق سے پیش آوے اور کوشش کرتا رہے کہ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔" (ایضاً صـ۱۲)

اسی طرح ایک ہندو فقیر کوٹ کپورہ سے آیا ہوا تھا جو حضور علیہ السلام سے ملا۔ آپ نے نہایت شفقت کے ساتھ فرمایا:۔

"یہ ہمارا مہمان ہے اس کے کھانے کا انتظام بہت جلد کر دینا چاہیئے۔" (ایضاً صـ۱۰۱)

گالیاں سن کر پرواہ نہ کرنا:

منشی عبدالحق صاحب نے حضور علیہ السلام سے کہا کہ میں نے جب یہاں آنے کا ارادہ کیا تو ایک عیسائی سے ذکر کیا تو اس نے آپؑ کو گالی دی۔ اور مجھے یہ ناگوار معلوم ہوا میں نے کہا کہ یہ تو بری بات ہے۔ گالی دینے کے کیا معنی؟ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں۔ اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے؟ اور خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے .... میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۱۲۶)

بیمار کی عیادت اور دعا:

ایک صاحب کئی روز سے بیمار تھے اور قادیان میں حضرت خلیفہ اوّلؓ کے پاس علاج کے لئے آئے ہوئے تھے انہوں نے کئی بار حضور علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی آپؑ نے فرمایا۔ "ہم دعا کریں گے!"

۱۰ اگست ۱۹۰۲ء کو اس شخص نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کے ذریعہ حضورؑ کی خدمت میں التماس کی کہ میں مسیح موعودؑ کی زیارت کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں مگر پاؤں کے متورم ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۱ اگست کو خود اُن کے مکان پر جا کر دیکھنے کا وعدہ فرمایا چنانچہ وعدہ کے ایفاء کے لئے آپؑ سیر کو نکلتے ہی خدام کے حلقہ میں اس مکان پر پہنچے جہاں وہ فروکش تھے۔ اور اس کی خواہش کو پورا کیا اور پھر آپؑ کچھ دیر تک اس کی بیماری کے متعلق حالات دریافت فرماتے رہے اور پھر فرمایا:۔

"میں نے دعا کی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعا ہی کچھ نہیں کر سکتی ہے جب تک اللہ کی مرضی اور امر نہ ہو..... توبہ و استغفار بہت کرنی چاہیئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے خدا نے یہی فرمایا ہے کہ دعا قبول کروں گا اور کبھی کہا کہ میری قضاء و قدر مانو۔ اس لئے میں تو جب تک اذن نہ ہولے کم امید قبولیت کی کرتا ہوں۔ بندہ نہایت ہی ناتواں اور بے بس ہے پس خدا کے فضل پر نگاہ رکھنی چاہیئے"

ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے:

شیخ عبدالرشید صاحب زمیندار و تاجر میرٹھ آئے ہوئے تھے حضورؑ سے بعد نماز فراغت ملے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے اُن کا حضورؑ سے تعارف کرایا۔ ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ کے متعلق ذکر آنے پر شیخ عبدالرشید صاحب نے عرض کی کہ میں نے تو ارادہ کیا تھا کہ بذریعہ عدالت اس کے سخت توہین آمیز رویہ پر نوٹس لوں۔ اس پر حضرتؑ نے فرمایا:۔

"ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔ یہ گناہ میں داخل ہو گا اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔" (صـ۳۹)

اکرامِ ضیف:

۱۸ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک سیاح جن کا نام مسٹر ڈکسن تھا حضور علیہ السلام سے ملنے کے لئے آئے آپؑ نے انہیں چند دن ٹھہرنے کے لئے ارشاد فرمایا لیکن انہیں جلدی تھی آپ نے انہیں پیغام حق پہنچایا اور رخصت کرتے وقت آپ قادیان سے باہر بہت تک انہیں چھوڑنے گئے اور یہ جگہ قادیان سے قریباً ۱/۲ میل تھی اس کے بعد آپ واپس تشریف لائے (صـ۴۳)

اسی طرح ایک اور عیسائی سراج الدین قادیان آئے آپ جب انہیں رخصت کرنے گئے تو قادیان سے باہر تین میل تک اس کے ساتھ آئے۔ (صـ۱۱۱)

تنگ نہ پڑنا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب کوئی شخص دینی امر کے متعلق کوئی سوال پوچھتا تو آپ نہایت مشفقانہ انداز سے اسے مسائل سمجھاتے اور جتنی بار بھی وہ پوچھتا اس کا جواب دیتے کبھی اکتاہٹ محسوس نہ کرتے چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"اس وقت خدا نے موقع دیا ہے کہ تم اپنی معلومات کو بڑھا سکو اس لئے جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو فوراً پوچھ لینا چاہیئے جو سمجھنے سے پہلے کہتا ہے کہ سمجھ لیا اس کے دل پر ایک چھالا سا پڑ جاتا ہے آخر وہ ناسور ہو کر بہہ نکلتا ہے۔ میں تھکتا نہیں ہوں خواہ کوئی ایک سال تک پوچھتا رہے پس اس موقع کی قدر کرو میری باتوں کو سنو اور سمجھو اور ان پر عمل کرو پھر خادم دین ہو!"

(صـ۱۹۸، ۱۹۹)

اسی طرح حضورؑ نے فرمایا:۔

"میں آپ کو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے آپ بار بار پوچھیں ورنہ یہ طریق اچھا نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہدیں کہ ہاں سمجھ لیا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ۲۱۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

پہلا دن - ۴ر نومبر - بروز جمعہ

پہلا اجلاس

اجتماع کا آغاز ناصرات الاحمدیہ کے پروگرام سے ہوگا

۰۰-۸ تا ۵-۸ افتتاحی دعا

۵-۸ تا ۳۰-۸ تلاوت قرآن کریم ۔ نظم اور عہد نامہ

۳۰-۸ تا ۴۰-۸ خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۴۰-۸ تا ۴۰-۹ تقریری مقابلہ معیار اوّل - عمر ۱۲ تا ۱۵ سال ـــ وقت فی تقریر ۴ منٹ

عنوانات :- ۱- صد سالہ احمدیہ جوبلی اور ناصرات کے فرائض
۲- سیرت حضرت امّاں جانؓ
۳- محبتِ الٰہی

۴۰-۹ تا ۵۰-۹ نظم

۵۰-۹ تا ۰۰-۱۱ تقریری مقابلہ معیار دوم - عمر ۷ تا ۱۱ سال ـــ وقت فی تقریر ۳ منٹ

عنوانات :- ۱- ایفائے عہد
۲- سیرت حضرت ابوبکرؓ
۳- نماز

۰۰-۱۱ تا ۵-۱۱ نظم

۵-۱۱ تا ۳۰-۱۱ مقابلہ حسنِ قرأت معیار اوّل - سورہ مزمل کی ابتدائی آیات میں سے ہوگا۔ زبانی یاد ہونی چاہئیں۔

وقفہ برائے طعام و نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

(یہ اجلاس لجنہ کے پروگرام پر مشتمل ہوگا)

۳۰-۲ تا ۵۰-۳ دعا - تلاوت قرآن کریم — امۃ الشافی شائستہ صاحبہ
نظم — صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ

۵۰-۳ تا ۳۵-۴ خطاب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۳۵-۴ تا ۵۰-۴ پیغامات لجنات بیرون پاکستان

اس دوران ۳۵-۴ سے ۱۵-۵ تک ناصرات الاحمدیہ کے معیار اوّل کا حفظِ قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ جو سورہ رحمٰن کی ابتدائی دس آیات یا سورہ اعلیٰ سے ہوگا۔

۵۰-۴ تا ۰۰-۵ ہدایات و رپورٹ سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ

۰۰-۵ تا ۵-۵ نظم

۵-۵ تا ۲۰-۵ تربیتی تقریر — مکرمہ شمیم شریف صاحبہ پشاور

۲۰-۵ تا ۳۰-۵ پرچہ قرآن کریم جلسہ گاہ میں ہی حل کروایا جائے گا۔ جو پارہ ۱ع نماز اور آخری دس سورتوں کے ترجمہ پر مشتمل ہوگا۔ یہ پرچہ ہر خواندہ بہن کیلئے لازمی ہوگا۔ اپنے ساتھ قلم یا پنسل لے کر آئیں۔ کاغذ لانے کی ضرورت نہیں۔ نیز آخری دس سورتیں حفظ کرنے کی بھی کوشش کریں۔ ناصرات معیار اوّل کی بچیاں شامل ہو سکتی ہیں مگر پرچہ ناصرات الاحمدیہ لکھیں۔

وقفہ برائے نماز مغرب و عشاء و طعام

تیسرا اجلاس شب

۳۰-۷ تا ۴۰-۷ تلاوت قرآن کریم و نظم — امۃ الحلیم رفعت صاحبہ

۴۰-۷ سے تقریری مقابلہ لجنہ اماء اللہ شروع ہوگا ـــ وقت فی تقریر ۵ منٹ

عنوانات :- ۱- دلائل ہستی باری تعالیٰ
۲- قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
۳- دعا کی اہمیت اور برکات
۴- احمدیت - اسلام کی نشاۃ ثانیہ
۵- خلافت احمدیہ کی اہمیت اور برکات

نام پہلے آنے چاہئیں۔ عین وقت پر کسی کا نام نہ لیا جائے گا۔ مبتدی کو شامل کرنا چاہیے۔ جو پہلے تقریر کرنے کی ماہر ہیں وہ شامل نہ ہوں۔

دوسرا دن - ۵ر نومبر - بروز ہفتہ

چوتھا اجلاس

۰۰-۸ تا ۱۵-۸ تلاوت قرآن کریم

۱۵-۸ تا ۲۵-۸ رپورٹ و ہدایات سیکرٹری تجنید و اشاعت لجنہ مرکزیہ

۲۵-۸ تا ۵۵-۸ درس قرآن کریم — مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب

۵۵-۸ تا ۵-۹ رپورٹ و ہدایات سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۵-۹ تا ۲۰-۹ تقریر - حفظانِ صحت کے اصول — صاحبزادی امۃ الشکور بیگم صاحبہ

۲۰-۹ تا ۳۰-۹ رپورٹ و ہدایات سیکرٹری تربیت و اصلاح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۳۰-۹ تا ۵۰-۹ تقریر حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نائب صدر لجنہ مرکزیہ

۵۰-۹ تا ۵۵-۹ نظم

۵۵-۹ تا ۱۰-۱۰ رپورٹ سیکرٹری لجنات بیرون

۱۰-۱۰ تا ۳۵-۱۰ ذکر حبیب علیہ السلام کے موضوع پر تقریر

۳۵-۱۰ تا ۵۰-۱۰ رپورٹ و ہدایات سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

۵۰-۱۰ تا ۰۰-۱۱ نظم — سیدہ ندرت بیگم

۰۰-۱۱ سے خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

وقفہ برائے نماز ظہر عصر و طعام

پانچواں اجلاس سہ پہر

۳۰-۳ تا ۴۵-۳ تلاوت قرآن کریم و نظم

۴۵-۳ تا ۲۰-۴ درس حدیث — مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب

۲۰-۴ کے بعد کھیلوں کے مقابلے ہوں گے - لجنہ کے بھی اور ناصرات کے بھی۔

ناصرات کے کھیلوں کی تفصیل یہ:

معیار اوّل ناصرات: سائیکل چلانا، سیدھی سو گز کی دوڑ - روک دوڑ - مشاہدہ
معیار دوم " : ۵۰ گز کی دوڑ - پیغام رسانی نیز فرسٹ ایڈ کا ٹیسٹ بھی ہوگا۔

ممبرات لجنہ کی کھیلوں کے پروگرام میں کچھ میچز اور کچھ کھیلیں انفرادی ہوں گی۔ مثلاً ۵۰ گز، ۱۰۰ گز کی دوڑ - روک دوڑ۔ لیکن اس کے لئے ہر لجنہ کی طرف سے معین اطلاع ملنی چاہیے کہ کتنی ممبرات حصہ لیں گی اور کس کس کھیل میں۔

وقفہ برائے نماز مغرب عشاء اور طعام

چھٹا اجلاس - بوقت شب

۰۰-۷ تلاوت قرآن کریم

۳۰-۷ سے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ اس میں صرف نمائندگان شامل ہوں گی۔

پاکستان میں اپنی نوعیت کے پانچ ہنر سکھانے والا واحد ادارہ
نسیم سٹیل فکسر، پائپ فٹر، راج، شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، ٹریڈ ٹسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر (رجسٹرڈ)
اندرون موچی گیٹ لاہور ○ بسطامی روڈ مسلم کالونی سمن آباد لاہور

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ایک اور کامیابی ـــ ہم آپ تک مندرجہ ذیل ریکروٹنگ ایجنسیوں کیلئے ٹریننگ کے ساتھ ساتھ ٹریڈ ٹسٹ کا بھی کام کرتے تھے۔ پاکستان پروگریسو ایسوسی ایٹ شاہراہ قائد اعظم لاہور۔ الصدف انٹرنیشنل ریکروٹنگ ایجنسی ہانگ کانگ لاہور، شیباز اوورسیز ایمپلائمنٹ ایجنسی نزد جی پی او لاہور کے بعد اب کانٹی نینٹل ٹریڈرز ۱۲۳ جی ماڈل ٹاؤن لاہور کے تمام امیدوار جو JOINER، سٹیل فکسر، شٹرنگ کارپینٹر، پائپ فٹر، راج، بلڈنگ پینٹر باہر جا رہے ہیں۔ اور انہوں نے نومبر تک FLY کرنا ہے کو کانٹی نینٹل ٹریڈرز کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ پہلے ہمارے ادارے سے ٹریڈ پاس کریں پھر انہیں باہر بھیجا جائے گا اس لئے ایسے تمام امیدوار جو کانٹی نینٹل ٹریڈرز کے ذریعے باہر جا رہے ہیں فوراً
نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپینٹر، بلڈنگ پینٹر، راج، پائپ فٹر ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر میں داخلہ لیں۔
اندرون موچی گیٹ لاہور ○ مسلم کالونی بسطامی روڈ سمن آباد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

تحریکِ جدید کے سالِ نو کا اعلان

اڑھائی گھنٹہ کے مختصر وقفہ میں مخلصینِ جماعت کی طرف سے ایک لاکھ گیارہ ہزار سات سو چھتیس روپیہ کی پیشکش

تحریکِ جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ فرمایا گیا

۲۸۔ اکتوبر کو خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے پاکستانی جماعتوں کو مالی قربانی کی دعوت دی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریکِ جدید کے چوالیسویں سال کا اعلان فرماتے ہوئے تلقین فرمائی کہ نئے سال میں پاکستانی جماعتوں کو پندرہ لاکھ روپیہ سے بھی زائد اموال پیش کرنے چاہئیں چنانچہ سب سے پہلے حضور انور نے اپنی طرف سے اس صدقہ جاریہ میں -/۳۷۰۰ روپیہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے -/۴۲۲ روپیہ کا عطیہ نوٹ کروایا۔ آج چونکہ انصار اللہ کا اجتماع بھی شروع ہوا اس لئے دفتر تحریکِ جدید اڑھائی گھنٹہ کے مختصر وقفہ کے لئے کھولا گیا۔ چنانچہ اس وقفہ میں وعدوں کی میزان بفضلِ خدا -/۱,۱۱,۷۳۶ روپیہ تک پہنچ گئی۔ کچھ مخلصین نے نقد ادائیگیاں بھی فرمائیں چنانچہ سیالکوٹ کے مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب نے -/۲۱۰۰ روپیہ، ربوہ سے محترمہ بیگم سید میر داؤد احمد صاحب مرحوم نے -/۲۷۸ روپیہ، مکرم ممتاز حسین صاحب امتیاز نے -/۴۵ روپیہ، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے -/۷۵ روپیہ، مکرم قریشی مختار محمود صاحب وکالتِ مال اول نے -/۱۸۰ روپیہ، مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل المال ثانی نے -/۱۳۵ روپیہ، مکرم سید عبدالسلام صاحب نے ۲۵/۲۶ روپیہ، اوکاڑہ سے شیخ محمد شریف صاحب نے ۱۳۶/۷۵ روپیہ اور اسلام آباد سے ٹھیکیدار محمد الدین صاحب نے -/۸۰۰ روپیہ ادا فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ یہ سلسلہ بفضلِ خدا جاری ہے۔ مفصل رپورٹ آئندہ عرض کی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

اکنافِ عالم میں اشاعتِ اسلام کے لئے
خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے وعدہ جات کی قسط اول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	۳۷۰۰/-
حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا	۴۲۲/-
محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ بیگم میر داؤد احمد صاحب مرحوم (نقد)	۲۷۸/-
مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر	۱۹۰/-

(وکیل المال اول تحریکِ جدید)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کا افتتاح (بقیہ صفحہ اول)

ان معنوں میں علمی بھی ہے کہ اسلامی تعلیم کے مطابق اس موقع پر کچھ سنایا جاتا ہے اور کچھ سنا جاتا ہے محض اس غرض سے کہ تا ہم اسلامی تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن مجید کی صداقتیں گو ابدی صداقتیں ہیں مگر اس کے باوجود خود اس نے یہ حکم دیا ہے کہ آپس میں نیک باتوں کی یاددہانی کراتے رہا کرو کیونکہ یاددہانی بہرحال مومنوں کو فائدہ دیتی ہے۔ قرآن مجید میں ذکّر کے حکم میں مخاطب مومن ہیں۔ گذشتہ تین سال ہم اس حکم پر عمل نہ کرسکے اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق بخشی ہے، الحمد للہ۔

اس کے بعد حضور نے بتایا کہ قرآن مجید کا رنگ دنیا کی آخری اور مکمل ترین شریعت کی حیثیت سے قیامت تک ممتد ہے اس لئے قیامت تک کے تمام انسانی مسائل کا حل اس میں موجود ہے لیکن چونکہ زمانہ کے حالات بدلتے چلے جاتے ہیں اور بدلے ہوئے حالات کے مسائل کے حل کو قبل از وقت اگر بتایا جائے تو انسان کے لئے انہیں سمجھنا مشکل ہوتا اس لئے قرآن کریم کے دو پہلو ہیں (۱) کتابِ مبین یعنی ہر زمانہ کے لئے کھلی کھلی اور واضح باتیں (۲) کتابِ مکنون یعنی قرآنی تعلیم کا وہ حصہ جسکے معارف ہر زمانہ کی ضرورت اور بدلے ہوئے حالات کے مطابق خدا کے ان مطہر بندوں کے ذریعہ ظاہر کئے جاتے ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اپنے آپ کو کھو دیتے ہیں۔ یہ حصہ ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق کھولا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ اس وقت ہم جس زمانہ میں سے گذر رہے ہیں یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی بشارات کے مطابق حضور کے اس مہدی اور مسیح کا زمانہ ہے جس نے حضورؐ کی محبت میں فنا ہو کر یہ مقام حاصل کیا اس زمانہ میں سے ۸۶ - ۸۷ سال گذر چکے ہیں اور قریباً ایک ہزار سال باقی ہیں۔ اس ایک ہزار سال کیلئے مہدی موعود کو قرآن کریم کی تفسیر سکھائی گئی ہے جو آپ کی کتب میں تفصیل یا بیج کے طور پر موجود ہے قرآن کریم تو کامل اور مکمل کتاب ہے اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ قیامت تک نہ اس میں کچھ کمی ہو سکتی ہے اور نہ اس میں کچھ زائد کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے جو علوم موجودہ دور کے ایک ہزار سال کی جملہ ضروریات کے لئے ضروری ہیں انکی تفصیلات خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خود رسول کریمؐ کی بشارت کے مطابق وابستہ کر دیا ہے اسلئے ہزار سال کا یہ دور بہرحال خیر و برکت کا دور ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس صدی کا مجدد بھی ہوں اور مجدد الف آخر بھی ہوں لہذا اگر کسی کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ اب اس صدی کے گذرنے کے بعد کوئی اور دنیا کی اصلاح کے لئے آئے گا تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔

حضور نے فرمایا اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبویؐ کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بھی مطالعہ کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کا مقام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے گہرے مطالعہ سے ہمیں جو نئے سے نئے نکاتِ معرفت حاصل ہوتے ہیں اور پھر جس طرح موجودہ زمانہ میں ان کی تصدیق و تائید ہو رہی ہے اس کی ایمان افروز مثالیں دینے کے بعد حضور نے فرمایا انصار اللہ احمدی خاندانوں کے لئے باپ کی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ (۱) ہر احمدی خاندان کا ہر فرد کم از کم اردو لکھ اور پڑھ سکتا ہو (۲) ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعودؑ موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو۔ حضور نے اس اہم کام کی نگرانی کرنے کا کام مجالس موصیان کے سپرد فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور علیہ السلام نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خریدیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضورؑ نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جبکہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں لیکن بہرحال وہ بھی بے شمار نہایت لطیف اور پُر معارف نکات پر مشتمل ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں اسلام کا نمونہ ظاہر کرنے کے لئے قائم کیا ہے اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم تخلقوا باخلاق اللہ کی ہدایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھانے کی کوشش کریں اور جس حد تک ہمارے لئے ممکن ہو اپنی عملی زندگیوں کو اسلام کے نمونہ کے مطابق ڈھالیں کہ یہی تبلیغ کا بھی بہترین ذریعہ ہے اس کے ساتھ ہی ہمیں دعاؤں پر بھی بہت زور دینا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کا نمونہ بننے کی اپنے فضل سے توفیق دے اور جس مقصد کے لئے اس نے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے ہم اسے پورا کر کے خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے وارث بنیں، آمین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ نہایت پُرمعارف اور بصیرت افروز خطاب کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ ساڑھے چار بجے حضور مقامِ اجتماع سے واپس تشریف لے گئے جس کے بعد پروگرام کے مطابق اجتماع کی کارروائی جاری رہی۔